آپ کے دینی مسائل کا حل

ادارہ

# بیکٹیریا اور مائیکروبس کے استعمال اور خرید وفروخت کا حکم

## سوال

کچھ خورد بینی جاندار جو کھانے پینے کی چیزوں میں پائے جاتے ہیں، جن کو سائینس کی زبان میں بیکٹیریا (BACTERIAS) یا مائیکروبس (Microbes) کہا جاتا ہے۔ یہ جاندار کھانے پینے کی اشیاء میں زندہ اور مردہ دونوں حالتوں میں ہوتے ہیں، اور کئی مرتبہ انہی جانداروں کے بڑھ جانے کے باعث کھانے پینے کی اشیاء خراب بھی ہوجاتی ہیں، یا ان کی ماہیت بھی بدل جاتی ہے، مثلاً دودھ پھٹ گیا، اس سے دہی بن گئی۔ اسی طرح بیکری میں تیار کی جانے والی کئی چیزوں میں ان (BACTERIAS) کو خرید کر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں کچھ کمپنیاں ان کی افزائش نسل بھی کرتی ہیں، پھر ان کو ٹیبلٹ اور ایک پاؤڈر کی شکل میں فروخت کیا جاتا ہے۔ نیز جب کوئی چیز حفظانِ صحت کے عین مطابق ہوتی ہے، اس میں اس وقت بھی یہ بیکٹیریا پائے جاتے ہیں۔ ان جانداروں کی تعریف اور ان کا استعمال کہاں کہاں ہوتا ہے، اور ان کے جاندار ہونے کا ثبوت بشکل تصاویر بھی ساتھ منسلک کیے جارہے ہیں۔

براہِ کرم اس بات کی وضاحت فرمادیں کہ ان جانداروں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ان کی خرید وفروخت، ان کو زندہ یا مُردہ حالت میں کھانے پینے کی اشیاء میں استعمال کرنا اور ان سے بنی ہوئی چیزوں کا شرعی حکم کیا ہے؟ والسلام

محمد اشرف علی فاروقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداومصلیا

اللہ تعالی نے کائنات کے ہر ذرے اور ہر چیز میں ایک خاص قسم کی حیات رکھی ہے جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالی کی تسبیح وتقدیس کرتی ہے، چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

**وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھو ن تسبیحھم** (الاسراء: ۴۴)

امام رازی نے اس کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے:

فسبحان الله فسبح وسبحوه فإن لم تفعل تسبيحى فالضرر عائد إليک ، لأن لى من يسبحنى ، ومنهم حملة العرش( فَإِنِ استكبروا فالذين عِندَ رَبِّکَ يُسَبِّحُونَ )ومنهم المقربون ( قَالُواْ سبحانک أَنتَ وَلِيُّنَا )ومنهم سائر الملائكة ( قَالُواْ سبحانک مَا كَانَ يَنبَغِى لَنَا )ومنهم الأنبياء كما قال ذو النون ( لاَ إله إِلاَّ أَنتَ سبحانک )وقال موسى :( سبحانک إِنّى تُبْتُ إِلَيْکَ )والصحابة يسبحون فى قوله :( سبحانک فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ) والكل يسبحون ومنهم الحشرات والدواب والذرات ( وَإِن مّن شَىْء إِلاَّ يُسَبّحُ بِحَمْدِهِ )وكذا الحجر والمدر والرمال والجبال والليل والنهار والظلمات والأنوار والجنة والنار والزمان والمكان والعناصر والأركان والأرواح والأجسام على ما قال :( سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِى السموات ) (مفاتيح الغيب،المعروف،بتفسير الرازی ،سورة البقرة آية ۳۰)

ہر چیز کا تسبیح کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں اس کے مناسب حیات رکھی ہے اگرچہ اس کا ہمیں شعور نہ ہو۔

چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں:

والمراد بالسجود عند المحدثين والعلماء المتقدمين الطاعة الاختيارية فان الجمادات وان كانت أمواتا عندنا لكن لها حيوة ما وهى مطيعة طاعة اختيارية لله تعالى قال الله تعالى (قالتا اتينا طائعين) وقال فى وصف الحجارة (وان منها لما يهبط من خشية الله) وقال (وان من شيء الا يسبح بحمده ولكن لا تفقهون تسبيحهم )وقال رسول الله صلّى الله عليه وسلم ان الجبل ينادى الجبل يا فلان هل مرّ بک أحد يذكر الله رواه الطبرانى من حديث ابن مسعود قال البغوى هذا مذهب حسن موافق لقول اهل السنة. (التفسير المظهرى ،سورة الحج،آية:۱۸ ،ج۶ ص ۲۶۱)

اس سے معلوم ہوا کہ کائنات کی بڑی سے بڑی چیز سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی چیز کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایک خاص قسم کی حیات اور زندگی رکھی ہے لیکن اس حیات اور زندگی سے اس کی حلت یا حرمت پر استدلال

Idara Ghufran

CS CamScanner

نہیں کیا جاسکتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے حلت اور حرمت کے لئے دوسرے اصول مقرر فرمائے ہیں، ان اصولوں میں سے بنیادی اصول یہ ہے کہ طیبات کو حلال اور خبائث کو حرام قرار دیا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

(الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ )(الاعراف،آیۃ:۱۵۷)

طیبات سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کو طبیعت سلیمہ اور سلیم مزاج پسند کرتا ہے اور خبائث سے مراد وہ ہیں جن سے طبیعت سلیمہ اور سلیم مزاج نفرت کرتا ہو، یا وہ چیزیں بدنی یا دینی نقصان کا باعث ہوں۔

چنانچہ علامہ زحیلی فرماتے ہیں:

الطَّيِّباتِ ما تستطيبه الأنفس والطباع السليمة من الأطعمة، ومعنى قوله( وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّباتِ )أى مما حرم فى شرعهم الْخَبائِثَ ما تستخبثه الطباع السليمة وتنفر منه كالميتة والدم المسفوح، أو يكون سببا فى الضرر البدنى كالخنزير الذى يسبب أكله الدودة الوحيدة وغيرها من المضار، أو الضرر الدينى كالمذبوح الذى يتقرب به لغير الله .(التفسير المنير للزحيلى ،سورة الاعراف ،آية:۱۵۷،ج۹ص۱۱۷)

اس سے یہ اصول واضح ہوا کہ وہ اشیاء جو سلیم طبیعت کے لوگوں کو پسند ہوں وہ حلال ہیں اور جو طبیعت سلیمہ کے لئے باعث نفرت ہوں وہ حرام ہیں، اسی اصول کے پیش نظر شریعت اسلامیہ میں بڑے سے بڑے جانداروں سے لے کر چھوٹی سی چھوٹی ذی روح چیزوں کا حکم بیان کر دیا گیا ہے لیکن یہ واضح رہے کہ شریعت میں ان جانداروں کا حکم ذکر کیا گیا ہے جو نظر آنے والے ہیں اور ہر شخص ان کو دیکھ سکتا ہے، چنانچہ حیوان اور انعام یعنی چوپایوں سے لے کر حشرات الارض تک کے بارے میں احکام موجود ہیں، قرآن کریم میں ہے:

(ومن الانعام حمولة وفرشا ،كلوا مما رزقكم الله ولا تتبعوا خطوات

الشیطن ) (سورۃ الانعام ،آیۃ: ۱۴۲)

اس کے علاوہ قرآن کریم اور حدیث میں بہت سے جانوروں اور چوپایوں کے بارے میں صراحۃ حلت یا حرمت کا حکم لگایا گیا ہے اور باقی جانوروں کے بارے میں اصول دے دیے گئے ہیں جن کے پیش نظر علماء امت نے اپنے اجتہاد سے حلت یا حرمت کا حکم اخذ کیا ہے۔

سب سے چھوٹے جاندار حشرات ہیں جن کے بارے میں واضح حکم فقہاء کے ہاں ملتا ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**أما الحشرات فهي جمع حشرة :وهي صغار دواب الأرض كما في الديوان ط عن أبي السعود.** (ردالمحتا ر باب الجنايا ت فی الحج)

علامہ ثعالبی فرماتے ہیں:

**الحشرات والأحراش والأحناش تقع على هوام الأرض، وروى أبو عمرو، عن ثعلب، عن ابن الأعرابي:أن الهوام ما يدب على وجه الأرض والسوام ما لها سم، قتل أو لم يقتل والقوام كالقنافذ والفأر واليرابيع وما أشبهها.** (فقه اللغة للثعالبی ، الباب السابع عشر فی ذکر ضروب الحیوان ،الفصل الثانی فی الحشرات .ج ا ص ۲۸)

اس سے معلوم ہوا کہ زمین پر چلنے والی جاندار چیزوں میں سے سب سے چھوٹی چیزیں حشرات الارض ہیں جن کے بارے میں جمہور فقہاء کرام کی رائے یہ ہے کہ یہ حرام ہیں کیونکہ یہ خبائث میں شامل ہیں۔

چنانچہ علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی فرماتے ہیں:

**(مسئلة :) يحرم حشرات الأرض مثل الفار والوزغ وغيرها عند الائمة الثلاثة وقال مالک رح يكره ولا يحرم لما ذكرنا لنا حديث أم شريک ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتل الوزغ وقال كان ينفخ على ابراهيم متفق عليه وعن سعد بن ابى وقاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بقتل الوزغ وسماه فويسقا رواه مسلم وعن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قتل وزغا فى أول ضربة كتبت له مائة حسنةوفى الثانية دون ذلک وفى الثالثة دون ذلک رواه مسلم وسبق فى الحديث الأمر بقتل الفارة فى الحل والحرم وتسميته**

Idara Ghufran

CamScanner

فاسقة فیحرم الحشرات کلها استدلالا بالوزغ والفارة . (التفسیر المظهری ،سورۃ المائدۃ،آیۃ:۵)

بیکٹیریا (Bacterias)، مائیکروبس (Microbes) یا جراثیم (Germs) جیسے جاندار اس طرح نظر نہیں آتے کہ ہر شخص ان کو آسانی سے دیکھ سکے بلکہ یہ خوردبین سے دیکھے جاسکتے ہیں، اس وجہ سے شریعت کی طرف سے حرام کردہ جانداروں (حشرات) میں یہ شامل نہیں لہٰذا ان کو حرام نہیں کہا جاسکتا کیونکہ ایک تو ہر چیز میں جو مخصوص حیات پائی جاتی ہے جیسے کہ پہلے گذرا اس پر کسی چیز کی حلت یا حرمت کا شرعاً مدار نہیں دوسرے شریعت نے انسان کو اتنی باریکیوں کا مکلّف نہیں بنایا کہ وہ خوردبینوں کے ذریعے سے معلوم کرکر کے خفیہ کیفیات کا پتہ چلائے، اگر انسان کو ایسی ذی حیات چیزوں سے بھی بچنے کا مکلّف بنایا جائے تو وہ کسی بھی چیز کو استعمال نہیں کرسکے گا جس کی وجہ سے اس کی زندگی اجیرن بن جائے گی اور اس کو شدید حرج کا سامنا کرنا پڑے گا، جبکہ شریعت کسی ایسے کام کا انسان کو مکلّف نہیں بناتی جس سے اس کو حرج لاحق ہو۔

لہٰذا بیکٹیریا وغیرہ اس جیسی چیزوں پر کوئی مستقل حکم نہیں لگایا جاسکتا بلکہ ان کا حکم اس چیز والا ہوگا جس میں یہ موجود ہیں اگر وہ چیز حلال ہے تو اس کے بیکٹیریا وغیرہ بھی حلال ہوں گے، اور اگر وہ چیز حرام ہے تو اس کے بیکٹیریا وغیرہ بھی حرام ہوں گے، البتہ اگر ان بیکٹیریا وغیرہ کا کسی چیز میں اتنا غلبہ ہوجائے کہ وہ اس کو خراب کرکے ایسا بنا دیں کہ طبیعت سلیمہ اس سے نفرت کرنے لگے یا وہ چیز انسان کے لئے نقصان دہ ہوجائے تو وہ چیز حرام ہوجائے گی۔

اس کی مثال یہ ہے کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر گوشت خراب ہوکر اس میں بدبو پیدا ہوجائے تو اس کا کھانا جائز نہیں کیونکہ وہ انسان کے لئے نقصان دہ ہوجاتا ہے۔ اسی طرح اگر دودھ خراب ہوکر اس میں بہت زیادہ بدبو پیدا ہوجائے تو اس کو پینا جائز نہیں، اگر زیادہ بدبودار نہ ہو تو اس کو پینا جائز ہے کیونکہ پہلی صورت میں وہ صحت کے لئے مضر ہے جبکہ دوسری صورت میں مضر نہیں۔ ایسے ہی پھلوں کے کیڑے جب تک ان میں روح پڑھ کر باقاعدہ ظاہر نہ ہوں ان کا پھلوں کے ساتھ کھانا جائز ہے، ہاں جب ظاہر ہوجائیں تو پھلوں کا کھانا تو جائز ہے جبکہ ان کیڑوں کا علم ہوتے ہوئے ان کا کھانا جائز نہیں۔

چنانچہ علامہ شامی فرماتے ہیں:

CamScanner

(قَوْلُهُ :يَحْرُمُ أَكْلُ لَحْمٍ أَنْتَنَ) عَزَاهُ فِي التَّتَارْخَانِيَّةِ إلَى مُشْكِلِ الْآثَارِ لِلطَّحَاوِيِّ .قَالَ ح :أَيْ :لِأَنَّهُ يَضُرُّ لَا لِأَنَّهُ نَجِسٌ .وَأَمَّا نَحْوُ اللَّبَنِ الْمُنْتِنِ فَلَا يَضُرُّ ذَكَرَهُ الشُّرُنْبُلَالِيُّ فِي شَرْحِ كَرَاهِيَةِ الْوَهْبَانِيَّةِ .اهـ.قُلْت :وَنَقَلَ فِي التَّتَارْخَانِيَّة عَنْ صَلَاةِ الْجَلَّابِي أَنَّهُ إذَا اشْتَدَّ تَغَيُّرُهُ تَنَجَّسَ، ثُمَّ نَقَلَ التَّوْفِيقَ بِحَمْلِ الْأَوَّلِ عَلَى مَا إذَا لَمْ يَشْتَدَّ، وَمِثْلُهُ فِي الْقُنْيَةِ، لَكِنْ فِي الْحَمَوِيِّ عَنْ النِّهَايَةِ أَنَّ الِاسْتِحَالَةَ إلَى فَسَادٍ لَا تُوجِبُ النَّجَاسَةَ لَا مَحَالَةَ .اهـ .وَفِي التَّتَارْخَانِيَّة :دُودُ لَحْمٍ وَقَعَ فِي مَرَقَةٍ لَا يُنَجِّسُ وَلَا تُؤْكَلُ الْمَرَقَةُ إنْ تَفَسَّخَ الدُّودُ فِيهَا اهـ أَيْ :لِأَنَّهُ مَيْتَةٌ وَإِنْ كَانَ طَاهِرًا .قُلْت :وَبِهِ يُعْلَمُ حُكْمُ الدُّودِ فِي الْفَوَاكِهِ وَالثِّمَارِ .(ردالمحتار فروع فی الاستبراء ،فصل فی الاستنجاء)

اسی طرح کھانے کی اشیاء اگر خراب ہو کر ان میں تبدیلی واقع ہو جائے تو ان کا کھانا جائز نہیں۔

چنانچہ ہندیہ میں ہے:

واللحم إذا أنتن يحرم أكله والسمن واللبن والزيت والدهن إذا أنتن لا يحرم والطعام إذا تغير واشتد تنجس والأشربة بالتغير لا تحرم كذا في خزانة الفتاوى (الفتاوى الهندية، كتاب الكراهية، الباب الحادي عشر في الاكل، ج۵ ص ۳۳۹)

ہندیہ میں ایک جگہ یہاں تک لکھا ہے کہ ریشم اور بھڑوں کے کیڑوں میں جب تک روح نہ پڑھ جائے ان کا کھانا جائز ہے۔

چنانچہ ملاحظہ ہو:

أكل دود القز قبل أن ينفخ فيه الروح لا بأس به كذا في الذخيرة.أكل دود الزنبور قبل أن ينفخ فيه الروح لا بأس به كذا في السراجية (حواله بالا)

اور ظاہر ہے کہ روح پڑنے سے مراد ان کی ظاہری حس اور نقل و حرکت ہے۔

امام الحرمین کے مطابق اگر سر کے اور سیب وغیرہ پھلوں میں کیڑے ہوں اور کوئی شخص ان کو جمع کر کے قصداً کھالے تو اس میں شافعیہ کی دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ یہ حرام ہے جبکہ دوسری روایت یہ ہے کہ یہ حرام نہیں

Idara Ghufran

CamScanner

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کیڑے طبعاً بھی اس چیز کے تابع ہیں اور ذائقے میں بھی اس کے تابع ہیں جس کی وجہ ان کو حرام نہیں قرار دیا جا سکتا اور یہی روایت راجح ہے۔

م :(لأن التحريم لا بطريق الكرامة آية النجاسة) ش :أي علامة النجاسة، واحترز بقوله :لا بطريق الكرامة عن الآدمي فإنه حرام لكرامته، وقال أبو زيد :حرمة الشيء مع صلاحيته للغذاء دليل نجاسته كالكلب والخنزير م : (بخلاف دود الخل وسوس الثمار) ش :هذا من كلام الشافعي -رَحِمَهُ اللَّهُ -، وهذا كأنه جواب لمن يقول ما تقول في دود الخل وسوس الثمار، فقال : كلامنا في موت حيوان أجنبي عنه، أما الدود المتولد في الخل ونحوه والتين والتفاح ونحوهما لا ينجس ما مات فيه م :(لأن فيه ضرورة) ش: لأنه تولد منه، والضرورة تمنع الحكم بتنجيسه وحكاية الدارمي عن بعض أصحاب الشافعي أن ما مات فيه ينجس غلط ولا خلاف عندهم في ذلك، ولكن هذا الحيوان ينجس بالموت على المذهب عندهم ولا ينجس على قولهم .وقال إمام الحرمين :وإن جمع منه شيئا وتعمد أكله فوجهان؛ لأنه كجزء منه طبعا وطعما ومع الطعام لا يحرمه أكله على الصحيح .(البناية شرح الهداية،حكم موت ماليس له نفس سائلة في الماء ،ج ا ص ۳۸۹)

اس ساری تفصیل سے ثابت ہوا کہ مختلف اشیاء کے اندر پائے جانے والے بیکٹیریا، مائیکروبس اور جراثیم کوئی مستقل چیز نہیں ہوتے جس کی وجہ سے ان پر کوئی مستقل حکم لگایا جائے بلکہ وہ جس چیز میں موجود ہوں اسی کے تابع اور جزء شمار ہوں گے لہٰذا ان پر اسی چیز کا حکم جاری ہوگا اگر وہ چیز حلال ہے تو وہ بھی حلال ہوں گے اگر وہ چیز حرام ہے تو ان پر بھی حرمت والا حکم جاری ہوگا۔

جہاں تک ان کی مستقل افزائش اور خرید وفروخت کا تعلق ہے اس کا حکم بھی سابقہ تفصیل کی روشنی میں واضح ہے، وہ یہ کہ چونکہ بیکٹیریا وغیرہ اسی چیز کا جزء ہیں جس کے اندر پائے جاتے ہیں لہٰذا ان کی افزائش اور خرید وفروخت کا مطلب یہ ہوگا کہ اس چیز کے ایک جزء کو الگ کر کے اس کی افزائش اور خرید وفروخت کی جا رہی ہے لہٰذا اگر وہ چیز ایسی ہے جس کی افزائش اور خرید وفروخت جائز ہے تو اس کے بیکٹیریا، مائیکروبس

اور جراثیم کو الگ کر کے ان کی افزائش اور خرید و فروخت بھی جائز ہوگی، اور اگر اس چیز کی افزائش اور خرید و فروخت ناجائز ہے تو اس کے بیکٹیریا کی افزائش اور خرید و فروخت بھی ناجائز ہوگی جیسے مسلمان کے لئے خنزیر۔

اس کی ایک نظیر یہ بھی بن سکتی ہے کہ فقہاء کے درمیان ریشم کے کیڑوں، انڈوں اور بچوں کی خرید و فروخت کے بارے میں اختلاف ہوا ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ان کی خرید و فروخت کو ناجائز قرار دیتے ہیں کیونکہ انڈے قابل انتفاع چیز نہیں اور کیڑے ہوام اور حشرات الارض میں سے ہیں جبکہ امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک ان کی خرید و فروخت جائز ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں مستقبل میں قابل انتفاع ہیں اور ان کی خرید و فروخت کا لوگوں میں تعامل ہے اس وجہ سے ضرورت کی بنا پر ان کی خرید و فروخت جائز ہے، بعد کے فقہاء نے تعامل اور ضرورت کی وجہ سے امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر فتوی دیا ہے۔

چنانچہ علامہ زیلعی فرماتے ہیں:

**قال (ویباع دود القز وبیضه) أی یجوز بیعهما وهذا عند محمد وعند أبی حنیفة لا یجوز بیعهما وأبو یوسف معه فی الدود ومع محمد فی بیضه وقیل فیه أیضا معه لأبی حنیفة أن الدود من الهوام وبیضه لا ینتفع به فأشبه الخنافس والوزغات وبیضها ولمحمد أن الدود ینتفع به ، وکذا بیضه فی المآل فصار کالجحش والمهر ولأن الناس قد تعاملوه فمست الضرورة إلیه فصار کالاستصناع والفتوی علی قول محمد لما ذکرنا.** (تبیین الحقائق، باب البیع الفاسد، ج۴ ص ۴۹)

جیسے ضرورت اور تعامل کی وجہ سے ریشم کے کیڑوں کی افزائش اور خرید و فروخت جائز ہے ایسے ہی بیکٹیریا، مائیکروبس اور جراثیم کی افزائش اور خرید و فروخت بھی اگر کسی مباح اور جائز مقصد کے لئے کی جائے تو اس کی اجازت ہوگی۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

منظور احمد

دارالافتاء ادارہ غفران راولپنڈی

۲۸ / ۵ / ۱۴۳۲ھ 02 / مئی / 2011ء